249

نوحہ

قیدی بنی مقتل میں کھڑی ہے قیدی چھڑانے والی زینبؑ
کیسے بچائے خود کو ستم سے دین بچانے والی زینبؑ

دینِ خدا مرہون ہے تیرا خالق خود ممنون ہے تیرا
اپنی رِدا سے دینِ خدا کا پردہ بنانے والی زینبؑ

خاک پہ بیٹھی سوچ رہی ہے کیسے اپنے بال چھپائے
بکھرے ہوئے بالوں سے اپنا چہرہ چھپانے والی زینبؑ

آنکھ میں آنسو پاؤں میں چھالے بالوں میں ہے خاک سفر کی
رنج و الم سہنے آئی ہے درد بٹانے والی زینبؑ

آج اُسے سب کوفے والے باغی کی ہمشیر کہیں گے
کل کوفے میں تھی شہزادی جو کہلانے والی زینبؑ

کرب و بلا کا سوگ مناتی شام کے بازاروں میں آئی
اپنے وطن میں بے آسوں کی آس بندھانے والی زینبؑ

ایک سہارے بانٹ رہی تھی ایک سہارا ڈھونڈ رہی ہے
دشت میں آنے والی زینبؑ دشت سے جانے والی زینبؑ

نورعلیؔ اب اِس سے بڑھ کر اور قیامت کیا گزرے گی
بازاروں میں بے پردہ ہے پردہ سکھانے والی زینبؑ